تحقیقاتِ نادرہ پر مشتمل عظیم الشان فقہی انسائیکلوپیڈیا

اَلْعَطَایَا النَّبَوِیَّہ فِی الْفَتَاوَی الرَّضَوِیَّہ

فتاوٰی رضویہ

تصنیف لطیف:۔ اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا علیہ الرحمہ

www.alahazratnetwork.org

تحریمی ہے یعنی حرام کی مقارب، گناہ کی جالب، اعادۂ نماز کی موجب،

کما اثبتناعلیه عرش التحقیق بحول ربنا ولی التوفیق فی تحریرلنا مستقل انیق و اجبنا فیه عمایتراای من خلاف هذا القول التحقیق بقبول اهل التدقیق و لنذکر طرفا من الکلام افادة لمزید التوثیق۔

جیساکہ اس پر ہم نے اپنی مستقل تصنیف لطیف میں اپنے رب کے فضل وکرم سے خوب تحقیق کی ہے اور اس محقق قول کے خلاف شبہات کا جواب بڑی دقیق نظر سے دیا ہے، مزید توثیق کے لئے کچھ گفتگو یہاں کردیتے ہیں۔ (ت)

علما فرماتے ہیں نماز اعظم شعائرِ دین ہے اور بدمذہب کی توہین شرعاً واجب، اور امامت میں اُس کی توقیر وتعظیم مقصود شرع سے بالکل مجانب۔ طبرانی معجم کبیر[۳۳] میں عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے موصولاً اور بیہقی شعب الایمان میں ابراہیم بن میسرہ مکی سے مرسلاً راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من وقر صاحب بدعة فقد اعان علی هدم الاسلام[۱]۔

جوکسی بدعتی کی توقیر کرے اس نے دینِ اسلام کے ڈھانے پر مدد کی۔

اقول وباللہ التوفیق اوّلاً[۳۴] ظاہر ہے کہ امام سردار ہوتا ہے اور مقتدی اس کے پیرو۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انما جعل الامام لیؤتم به[۲]۔ رواه الائمة احمد والبخاری ومسلم وغیرهم عن ام المؤمنین الصدیقة وعن[۳۵] انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنهما۔

امام تو اسی لئے مقرر ہوا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ اس کو ائمہ کرام احمد، بخاری، مسلم وغیرہ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کیا ہے۔

اور حدیث میں ہے حضور سید[۳۶] عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اذا مدح الفاسق غضب الرب واهتزلذلك العرش[۳]۔ رواه الامام ابوبکر بن ابی الدنیا

جب فاسق کی مدح کی جاتی ہے رب تبارک وتعالٰی غضب فرماتا ہے اور اس کے سبب عرشِ الٰہی

---

[۱] شعب الایمان باب ۲۶ فصل فی مجانبة الفسقة والمبتدعة حدیث ۹۴۶۴ دار الکتب العلمیة بیروت ۷/ ۶۱

[۲] صحیح البخاری کتاب الاذان باب انما جعل الامام لیؤتم به مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۹۵، ۹۶

[۳] الکامل لابن عدی ترجمہ سابن عبداللہ الرقی مطبوعہ دار الفکر بیروت ۳/ ۱۳۰۷ اور ۵/ ۱۹۱۷
شعب الایمان مطبوعہ بیروت ۴/ ۲۳۰ ، تاریخ ابن عساکر مطبوعہ بیروت ۶/ ۴۰
تاریخ بغداد مطبوعہ بیروت ۷/ ۲۹۸ اور ۸/ ۴۲۸

43

فی ذم الغیبۃ عن انس خادم رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم و ابن عدی[۳۴] فی الکامل عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنھما۔

بل جاتا ہے۔ اسے امام ابوبکر بن ابی الدنیا نے کتاب ذم الغیبۃ میں حضرت انس خادمِ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے اور ابن عدی نے الکامل میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا ہے۔

اور امام عبدالعظیم منذری زکی الدین علیہ الرحمۃ الٰی یوم الدین نے کتاب الترغیب والترہیب میں ایک ترہیب اس بارے میں لکھی کہ فاسق یا بدعتی کو سردار وغیرہ کلماتِ تعظیم سے یاد نہ کیا جائے،

حیث قال الترھیب من قولہ لفاسق او مبتدع یا سیدی او نحوھا من الکلمات الدالۃ علی التعظیم[۱]

ان کے الفاظ یہ ہیں کہ فاسق یا بدعتی کو یا سید وغیرہ تعظیم کے الفاظ کے ساتھ پکارنا منع ہے۔

پھر اس میں حدیث بریدہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نقل کی کہ حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لا تقولوا للمنافق یا سید فانہ ان یکن سیدا فقد اسخطتم ربکم عزوجل[۲] رواہ ابوداؤد والنسائی باسناد صحیح[۳]۔

منافق کو اے سردار کہہ کر نہ پکارو کہ اگر وہ تمہارا سردار ہوا تو بیشک تم نے اپنے رب عزوجل کو ناراض کیا۔ اسکو ابوداؤد اور نسائی نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

اور حاکم کے لفظ یہ ہیں،

اذا قال الرجل للمنافق یا سید فقد اغضب ربہ عزوجل[۴]۔ قلت وھکذا اخرجہ البیھقی فی شعب الایمان۔

جب کوئی شخص منافق کو اے سردار کہہ کر پکارے تو بیشک وہ اپنے رب عزوجل کو غضب میں لایا میں کہتا ہوں اور یونہی اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کیا ہے۔

سبحٰن اللہ! جب فاسق و بدعتی کی زبانی تعریف اور انھیں صرف محل خطاب میں بلفظ سردار

---

[۱] الترہیب والترغیب الترہیب من قولہ لفاسق الخ مطبوعہ مصطفی البابی مصر ۳/۵۷۹

[۲] " " " " " " " " "

[۳] " " " " " " " " "

[۴] " " " " " " " " "

ندا کرنا موجبِ غضبِ الٰہی ہوتا ہے تو اُسے بحالتِ اختیار حقیقۃً امام و سردار بنانا اور آپ اُس کے تابع و پیرو بننا معاذ اللہ کیونکر موجبِ غضب نہ ہوگا اور بے شک جو بات باعثِ غضبِ رحمٰن عزوجل ہو اُس کا ادنیٰ درجہ کراہت تحریم ہے۔

ثانیاً ابو نعیم حلیہ میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اھل البدعۃ شر الخلق والخلیقۃ[1] — بدعتی لوگ تمام جہان سے بدتر ہیں۔

بیہقی کی حدیث میں ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لایقبل اللہ لصاحب بدعۃ صلوۃ ولا صوما ولا صدقۃ ولا حجا ولا عمرۃ ولا جہادا ولا صرفا ولا عدلا یخرج من الاسلام کما تخرج الشعرۃ من العجین[2]۔ — اللہ تعالیٰ کسی بدمذہب کی نماز قبول کرے نہ روزہ نہ زکوٰۃ نہ حج نہ عمرہ نہ جہاد نہ فرض نہ نفل، بدمذہب اسلام سے یوں نکل جاتا ہے جیسے آٹے سے بال۔

امام دارقطنی و ابوحاتم محمد بن عبدالواحد خزاعی اپنے جزء حدیثی میں ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اصحاب البدع کلاب اھل النار[3]۔ — اہلِ بدعت دوزخیوں کے کُتّے ہیں۔

اور ان کے سوا بہت حدیثیں بدمذہبوں کی مذمتِ شدیدہ میں وارد ہوئیں اور پُر ظاہر کہ نماز مقام مناجات و راز اور تمام اعمال صالحہ میں معزز و ممتاز ہے کیا نظافتِ ایمانی گوارا کرسکتی ہے کہ ایسی جگہ ایسے اشرار کو بلاعذر اپنا پیشوا و سردار کیا جائے جن کے حق میں سگانِ جہنم وارد ہوا عقلِ سلیم تو یہی کہتی ہے کہ اگر اہلِ بدعت واہو آزمانۂ اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ظاہر ہوتے اُن کے پیچھے

---

[1] حلیۃ الاولیاء — مروی از ابوسعید موصلی — مطبوعہ دار الکتاب العربیہ بیروت — ۸/ ۲۸۹

[2] کنز العمال — فصل فی البدع — ” موسسۃ الرسالۃ بیروت — ۱/ ۲۲۰

الترغیب والترہیب — الترہیب من ترک السنۃ الخ — مطبوعہ مصطفی البابی مصر — ۱/ ۸۶

سنن ابن ماجہ — باب البدع والجدل — مطبوعہ آفتاب عالم پریس لاہور — ص ۶

[3] کنز العمال — فصل فی البدع — ” موسسۃ الرسالۃ بیروت — ۱/ ۲۱۸

الجامع الصغیر مع فیض القدیر حدیث ۱۰۷۹ — ” دار المعرفۃ بیروت — ۱/ ۵۲۸

نماز سے ممانعت آتی نہ یہ کہ صرف خلافِ اولٰی ہے پڑھ لو تو کچھ مضائقہ نہیں۔

ثالثاً بدعتی مبغوضِ خدا ہے اور مبغوضِ خدا سے نفرت و دُوری واجب، ولہٰذا قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

وَاِمَّا یُنْسِیَنَّکَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّکْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ[1]

اور اگر شیطان تجھے بھُلادے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔

اور اسی لئے احادیث میں فرقِ باطلہ سے قُرب و اختلاط کا منع آیا احمد و ابوداؤد[2] و حاکم حضرت امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لاتجالسوا اھل القدر ولا تفاتحوھم[2]

قدریوں کے پاس نہ بیٹھو نہ اُن سے سلام کلام کی ابتدا کرو۔

عقیلی و ابن حبّان[3] انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان اللہ اختارنی واختارلی اصحابا واصھارا وسیاتی قوم یسبونھم وینتقصونھم فلا تجالسوھم ولا تشاربوھم ولا تؤاکلوھم ولا تناکحوھم[3]۔

بیشک اللہ تعالٰی نے مجھے پسند فرمایا اور میرے لئے اصحاب و اصہار چُن لئے اور قریب ایک قوم آئے گی کہ اُنھیں بُرا کہے گی اور اُن کی شان گھٹائے گی تم اُن کے پاس نہ بیٹھنا نہ اُن کے ساتھ پانی پینا نہ کھانا کھانا نہ شادی بیاہ کرنا۔

جن کے پاس بیٹھنا خدا و رسول کو ناپسند ہو جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اُنھیں امام بنانا شرع کیونکر گوارا فرمائے گی

والمکروہ تنزیھا سائغ مشروع یجامع الاباحۃ کما نص علیہ العلماء الکرام وذکرنا تحقیقہ فی رسالتنا "جمل مجلیۃ ان المکروہ تنزیھا لیس بمعصیۃ"۔

مکروہ تنزیہی مشروع اور اباحت کو جامع ہے جیسا کہ علمائے کرام نے اس پر تصریح کی ہے۔ اس کی تحقیق ہم نے اپنے رسالے "جمل مجلیۃ ان المکروہ تنزیہا لیس بمعصیۃ" میں کی ہے (ت)

بلکہ اسی حدیث میں روایت ابن حبان ان لفظوں سے ہے:

---

[1] القرآن ۶/ ۶۸

[2] سنن ابوداؤد باب ذراری المشرکین مطبوعہ آفتاب عالم پریس لاہور ۲/ ۲۹۳

مسند احمد بن حنبل از مسند عمر فاروق رضی اللہ عنہ " دارالفکر بیروت ۱/ ۳۰

المستدرک علی الصحیحین آخر کتاب الایمان " " " " ۱/ ۸۵

[3] کتاب الضعفاء الکبیر (۱۵۳) احمد بن عمران الاخنسی " دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱/ ۱۲۶

فلا تواکلوھم ولا تشاربوھم ولا تصلوا علیھم ولا تصلوا معھم[1]۔

یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا نہ اُن کے ساتھ کھانا کھاؤ نہ پانی پیو نہ اُن کے جنازے کی نماز پڑھو نہ اُن کے ساتھ نماز پڑھو۔

۳؎ ابن ماجہ[۳۴] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لایؤم فاجر مؤمنا الا ان یقھرہ بسلطان یخاف سیفہ اوسوطہ[2]۔

ہرگز کوئی فاسق کسی مسلمان کی امامت نہ کرے مگر یہ کہ وہ اُس کو بزورِ سلطنت مجبور کرے کہ اُس کی تلوار یا کوڑے کا ڈر ہو۔

بلکہ ابن شاہین نے کتاب الافراد میں حضرت[۳۵] عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

تقربوا الی اللہ ببغض اھل المعاصی و لقوھم بوجوہ مکفھرۃ و التمسوا رضا اللہ بسخطھم وتقربوا الی اللہ بالتباعد منھم[3]۔

اللہ کی طرف تقرب کرو فاسقوں کے بغض سے اور اُن سے تُرش رُو ہو کر ملو اور اللہ کی رضا مندی اُن کی خفگی میں ڈھونڈو اور اللہ کی نزدیکی اُن کی دُوری سے چاہو۔

جب فساق کی نسبت یہ احکام ہیں تو مبتدعین کا کیا پُوچھنا ہے کہ یہ تو فساق سے ہزار درجہ بدتر ہیں اُن کی نافرمانی فروع میں ہے ان کی اصول میں وہ گناہ کرتے اور اُسے بُرا جانتے ہیں یہ اُس سے اشد و اعظم میں مبتلا اور اُسے عین حق و ہُدٰی جانتے ہیں، وہ گاہ گاہ نادم و مستغفر، یہ گاہ و بے گاہ مصر و مستکبر، وہ جب اپنے دل کی طرف رجوع لاتے ہیں اپنے آپ کو حقیر و بدکار اور صلحا کو عزیز و مقرب دربار بتاتے ہیں یہ جتنا غلو و توغل بڑھاتے ہیں اُتنا ہی اپنے نفس مغرور کو اعلٰی و بالا اور اہلِ حق و ہدایت کو ذلیل و پُرخطا ٹھہراتے ہیں ولہذا حدیث میں ان کی نسبت بدترین

---

[1] کنز العمال الباب الثالث فی ذکر الصحابۃ الخ حدیث ۳۲۵۲۹ مطبوعہ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۱/۵۴۰
ف: صاحب کنز العمال نے "ابن النجار عن انس" کا حوالہ دیا ہے۔

[2] سُنن ابن ماجہ باب فرض الجمعۃ مطبوعہ آفتاب عالم پریس لاہور ص ۷۷

[3] الفردوس بماثور الخطاب حدیث ۲۳۲۰ باب التاء مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت ۲/۵۶
کنز العمال حدیث ۵۵۱۸ و ۵۵۸۵ بحوالہ ابن شاہین " موسسۃ الرسالہ بیروت ۳/۷۶ - ۸۱

خلق وارد ہوا کما رویناہ (جیسا کہ اس سے متعلق روایت ہم ذکر کر آئے ہیں۔ ت) اور غنیہ شرح منیہ میں ہے:

المبتدع فاسق من حیث الاعتقاد وھو اشد من الفسق من حیث العمل لان الفاسق من حیث العمل یعترف بانہ فاسق و یخاف و یستغفر بخلاف المبتدع[1]۔

بدعتی، اعتقاد کے لحاظ سے فاسق ہوتا ہے جو عمل کے اعتبار سے فسق سے کہیں بدتر ہے کیونکہ فاسق اپنے فاسق ہونے کا معترف ہوتا ہے اور اللہ تعالٰی سے ڈرتا اور معافی مانگتا ہے بخلاف بدعتی کے (ت)

بالجملہ بدمذہبی فی نفسہٖ ایسی ہی چیز ہے جسے امامت دینی سے مباینت یقینی ہے اور اُس کے بعد منع پر دوسری دلیل کی چنداں حاجت نہیں، کس کا دل گوارا کرے گا کہ جہنّم کے کتّوں سے ایک کتّا مناجاتِ الٰہی میں اُس کا مقتدا ہو، علامہ یوسف چلپی ذخیرۃ العقبٰی فی شرح صدر الشریعۃ العظمٰی میں فرماتے ہیں:

بدعۃ المبتدع یفضی الی عدم الاقتداء بہ سیما فی اھم امور الدین[2]۔

بدعتی کی بدعت اسکی عدمِ اقتدا کا تقاضا کرتی ہے خصوصاً اہم امورِ دین میں (یعنی نماز میں)۔ (ت)

ردالمحتار میں ہے:

المبتدع تکرہ امامتہ بکل حال[3]۔

بدعتی کی امامت ہر حال میں مکروہ ہے (ت)

علامہ ابراہیم حلبی نے تصریح فرمائی کہ فاسق و مبتدع دونوں کی امامت مکروہ تحریمی ہے اور امام مالک کے مذہب اور امام احمد کی ایک روایت میں تو اُن کے پیچھے نماز اصلاً ہوتی ہی نہیں جیسے کسی کافر کے پیچھے۔ شرح صغیر منیہ میں فرمایا:

یکرہ تقدیم الفاسق کراھۃ تحریم و عند مالک لایجوز تقدیمہ وھو روایۃ عن احمد وکذا المبتدع[4]۔

فاسق کی تقدیم (امامت) مکروہ تحریمی ہے اور امام مالک کے نزدیک اُس کی تقدیم (امامت) جائز ہی نہیں اور امام احمد سے بھی ایک روایت یہی ہے اور یہی حال بدعتی کا ہے۔ (ت)

علامہ طحطاوی حاشیہ دُرمختار میں فاسق و بدمذہب کے پیچھے نماز کے باب میں فرماتے ہیں: الکراھۃ

---

[1] غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی فصل فی الامامۃ مطبوعہ سہیل اکیڈمی لاہور ص ۵۱۴

[2] ذخیرۃ العقبٰی فصل فی الجماعۃ ” مطبع اسلامیہ لاہور ۱/ ۲۹۸

[3] ردالمحتار باب الامامۃ ” مصطفی البابی مصر ۱/ ۴۱۴

[4] صغیری شرح منیۃ المصلی مباحث الامامۃ ” مطبع مجتبائی دہلی ص ۲۶۴

فیہ تحریمیۃ علی ما سبق[1] (اس میں کراہتِ تحریمی ہے جیسا کہ پہلے گزرا۔ ت) بحر العلوم عبد العلی لکھنوی نے ارکانِ اربعہ میں دربارۂ تفضیلیہ فرمایا:

اما الشیعۃ الذین یفضلون علیا علی الشیخین ولا یطعنون فیھما اصلا کالزیدیۃ فیجوز خلفھم الصلاۃ لکن تکرہ کراھۃ شدیدۃ۔[2]

ایسے شیعہ لوگ جو حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ کو شیخین پر فضیلت دیتے ہوں اور ان دونوں پر طعن بھی نہ کرتے ہوں مثلاً فرقہ زیدیہ، تو ان کے پیچھے نماز جائز ہے لیکن شدید کراہت ہے (ت)

جب تفضیلیہ کہ صرف جناب مولٰی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ کو حضرات شیخین پر افضل کہنے سے مخالفِ اہلسنت ہوئے باقی اُن کی سرکار میں معاذ اللہ گستاخی نہیں کرتے اُن کے پیچھے نماز سخت مکروہ ہوگی یہ تو اشد مبتدعین جن کی اہلسنت سے مخالفتیں غیر محصور اور محبوبانِ خدا پر طعن و تشنیع اُن کا دائمی دستور ان کے پیچھے کس عظیم درجہ کی کراہت چاہئے ہمارے امام رضی اللہ تعالٰی عنہ نے دو شخصوں کے پیچھے نماز پڑھنے سے منع کیا اور اس کی وجہ یہی فرمائی کہ یہ بدعتی ہیں۔

فی شرح الفقہ الاکبر عن مفتاح السعادۃ عن تلخیص الزاھدی عن الامام ابی یوسف عن الامام ابی حنیفۃ رضی اللہ تعالٰی عنھما انہ قال فی رجلین یتنازعان فی خلق القراٰن لا تصلوا خلفھما قال ابو یوسف فقلت اما الاول فنعم فانہ لایقول بقدم القراٰن واما الاخر فما بالہ لایصلی خلفہ فقال انھما یتنازعان فی الدین والمنازعۃ فی الدین بدعۃ قال القاری ولعل وجہ ذم الاخر حیث اطلق فانہ محدث انزالہ[3] اھ اقول لعل الامام اطلع منہ

شرح فقہ اکبر میں مفتاح السعادۃ سے تلخیص زاہدی کے حوالے سے امام ابو یوسف سے منقول ہے کہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ان دو اشخاص (جو خلق قرآن کے بارے میں تنازع کرتے تھے) کے بارے میں فرمایا ان کی اقتدا میں نماز ادا نہ کرو۔ ابو یوسف فرماتے ہیں میں نے عرض کیا ایک کے بارے میں تو بات سمجھ میں آتی ہے کہ وہ قرآن کو قدیم نہیں مانتا، لیکن دوسرے میں کیا وجہ ہے کہ اس کی اقتدا میں نماز نہ ہوگی تو امام صاحب نے فرمایا وہ دونوں دین میں تنازعہ کر رہے ہیں حالانکہ دین میں تنازعہ بدعت ہے۔ علی قاری نے فرمایا دوسرے کی مذمت میں شاید یہ

---

[1] حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار باب الامامۃ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت ۱/ ۲۴۴

[2] رسائل الارکان فصل فی الجماعۃ " مکتبہ اسلامیہ کوئٹہ ص ۹۹

[3] شرح الفقہ الاکبر لملا علی قاری فصل علم التوحید علی سائر العلوم مطبوعہ مصطفٰی البابی مصر ص ۵

حکمت ہو کہ اُس نے مطلقاً اسے قدیم کہا حالانکہ اس کا انزال حادث ہے اھ اقول (میں کہتا ہوں) شاید امام صاحب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اس کے اس ارادے سے آگاہ ہوں کہ اس کا مقصد حق کا اظہار نہیں بلکہ ریاکاری کے طور پر دوسرے ساتھی کو شرمندہ کرنا ہو واللہ تعالٰی اعلم (ت)

علی انه یرید المراء لیخجل صاحبه لا اظهار الحق والله تعالٰی اعلم۔

بلکہ محرر المذہب امام محمد رحمہ اللہ تعالٰی نے حضرت امام اعظم و امام ابو یوسف رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی کہ بدمذہب کے پیچھے نماز اصلاً جائز نہیں۔ محقق علامہ کمال الدین بن الہمام فتح میں فرماتے ہیں:

روی محمد عن ابی حنیفة وابی یوسف ان الصلاة خلف اهل الاهواء لاتجوز۔[1]

امام محمد نے امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف دونوں سے روایت کیا کہ بدمذہب کے پیچھے نماز جائز نہیں (ت)

اسی میں روایت امام ابو یوسف لایجوز الاقتداء بالمتکلم وان تکلم بحق (کلامی کے پیچھے نماز جائز نہیں اگرچہ وہ حق کے ساتھ متکلم ہو۔ ت) کی شرح میں امام ابو جعفر ہندوانی سے نقل کیا:

یجوز ان یکون مراد ابی یوسف رحمه الله تعالٰی من یناظر فی دقائق علم الکلام[2] انتهی[3] اقول المناظرة فی دقائقه لایزید علی بدعة اوفسق وعلی کل یفید عدم الجواز خلف المبتدع کما لیس بخاف۔

اس سے امام ابو یوسف کی مراد وہ شخص ہے جو علم کلام کے دقائق میں مناظرہ کرے انتہی اقول (میں کہتا ہوں) علم کلام کے دقائق مناظرہ زیادہ سے زیادہ بدعت یا فسق کا سبب ہے اور ہر صورت میں یہ واضح کر رہا ہے کہ بدعتی کے پیچھے نماز جائز نہیں، جیسا کہ مخفی نہیں (ت)

غیاث المفتی پھر مفتاح السعادۃ پھر شرح فقہ اکبر میں امام ثانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے ہے: لاتجوز خلف المبتدع[4] (بدعتی کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ ت) اقول وباللہ التوفیق جواز کبھی بمعنی صحت مستعمل ہوتا ہے تقول البیع عند اذان الجمعة یجوز ویکرہ ای یصح ویمنع (جیسے تو کہے جمعہ کی اذان کے وقت خرید و فروخت جائز اور مکروہ ہے یعنی صحیح مگر منع ہے۔ ت) اور کا ہے بمعنی حلت لاتجوز الصلاۃ

---

[1] فتح القدیر باب الامامۃ مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۱/۳۰۴
[2] " " " " " " " "
[3] " " " " " " " "
[4] شرح الفقہ الاکبر لملا علی قاری فصل علم التوحید علی سائر العلوم مطبوعہ مصطفٰی البابی مصر ص ۵

سیدی احمد مصری اُس کے حاشیہ میں فرماتے ہیں،

قولہ فتجب اھانتہ شرعا فلا یعظم بتقدیمہ للامامۃ تبع فیہ الزیلعی ومفادہ کون الکراھۃ فی الفاسق تحریمیۃ[1]۔

اس کا قول "پس اس کی اہانت واجب ہے تو امامت کا منصب دے کر اس کی تعظیم نہ کی جائے" زیلعی نے اسی کی اتباع کی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ فاسق کی تقدیم (امامت) مکروہ تحریمی ہے (ت)

اور حاشیہ شرح علائی میں فرماتے ہیں،

اما الفاسق الاعلم فلا یقدم لان فی تقدیمہ تعظیمہ وقد وجب علیھم اھانتہ شرعا ومفادھذا کراھۃ التحریم فی تقدیمہ اھ ابوالسعود[2] انتہی۔

فاسق بڑے عالم کو مقدم نہ کیا جائے کیونکہ اس کی تقدیم میں اس کی تعظیم ہے حالانکہ شرعاً لوگوں پر اس کی اہانت لازم ہے اس کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ تقدیم فاسق مکروہِ تحریمی ہے اھ ابوالسعود انتہی (ت)

علامہ محقق حلبی غنیہ میں فرماتے ہیں،

العالم اولیٰ بالتقدیم اذا کان یجتنب الفواحش وان کان غیرہ اورع منہ ذکرہ فی المحیط ولواستویا فی العلم والصلاح واحدھما اقرأ فقدموا الآخر اساءوا ولا یأثمون فالاساءۃ لترک السنۃ وعدم الاثم لعدم ترک الواجب لانھم قدموا رجلا صالحا کذا فی فتاوی الحجۃ وفیہ اشارۃ الی انھم لوقدموا فاسقا یأثمون بناء علی ان کراھۃ تقدیمہ کراھۃ تحریم لعدم اعتنائہ

عالم تقدیم (امامت) کے لئے بہتر اس وقت ہے جو فواحش گناہوں سے بچنے والا ہو اگرچہ وہاں اس سے زیادہ کوئی صاحبِ تقوٰی موجود ہو، اس کا ذکر محیط میں ہے اور اگر دونوں علم وصلاح میں برابر ہوں مگر ایک اچھا قاری ہے اس صورت میں اگر لوگوں نے دوسرے کو مقدم کر دیا تو بُرا کیا مگر گناہ گار نہ ہوں گے اساءت ترکِ سنّت کی وجہ سے اور عدم گناہ واجب کو ترک نہ کرنے کی وجہ سے ہے کیونکہ انھوں نے صالح شخص کو ہی امام بنایا ہے، فتاوٰی حجہ میں اسی طرح ہے اور اس میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ اگر انھوں نے کسی فاسق کو مقدم کر دیا تو گنہ گار ہونگے،

---

[1] حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح فصل فی بیان الاحق بالامامۃ مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ص ۱۶۵

[2] حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار باب الامامۃ " دار المعرفۃ بیروت ۱/۲۴۳

بامور دینه وتساهله فی الاتیان بلوازمه فلا یبعد منه الاخلال ببعض شروط الصلاة وفعل ماینافیها بل هو الغالب بالنظر الی فسقه ولذا لم تجز الصلاة خلفه اصلا عند مالك و روایة عن احمد[1] الخ

اس بنا پر کہ اس کی تقدیم (امامت) مکروہ تحریمی ہے کیونکہ وُہ امور دینی کی پروا نہیں کرتا اور لوازمات دین کو بجالانے میں کاہلی کرتا ہے لہذا یہ بھی بعید نہیں کہ وُہ نماز کی کوئی شرط ہی چھوڑ دے یا ایسا فعل کرے جو نماز کے منافی ہو بلکہ اس کے فسق کے پیش نظر ایسا کرنا اغلب ہے اسی وجہ سے امام مالک کے نزدیک اس کے پیچھے نماز جائز ہی نہیں، امام احمد بن حنبل سے بھی ایک روایت یہی ہے (ت)

رہا یہ کہ غیر مقلدین فساق مجاہر کیونکر ہیں یہ خود واضح و بیّن، کون نہیں جانتا کہ ان کے اصاغر عموماً دواماً ائمہ شریعت و علمائے ملت و اولیائے اُمت رحمہم اللہ تعالٰی کے طعن و توہین میں گزارتے ہیں اور عام مسلمین کی سب وشتم تو ان کا وظیفہ ہر ساعت ہے جس نے جانا اُس نے جانا اور جس نے نہ جانا وُہ اب ان کے رسائل دیکھے باتیں سُنے خصوصاً اُس وقت کے لیجے خدا نہ سُنوائے، جب یہ باہم تنہا ہوتے اور اذا خلوا کا وقت پاکر آپس میں کھلتے ہیں یا بعض اہل حق نے جو اپنی تصانیف میں ان کے کلمات ان کی تالیف سے نقل کیے وہی دیکھئے فقیر غفر اللہ تعالٰی لہ اُن ہفوات مغضوبہ کا زبان قلم پر لانا پسند نہیں کرتا اور نہ نقل کرانا تو ان میں **فسقِ اوّل** سب و دشنامِ اہلِ اسلام ہے، حضور پُرنور سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم حدیثِ مشہور میں فرماتے ہیں:

سباب المسلم فسوق[2] ۔ اخرجه احمد والبخاری ومسلم والترمذی والنسائی وابن ماجة والحاکم عن ابن مسعود والطبرانی فی الکبیر عنه وعن عبد الله بن مغفل وعن عمرو

مسلمان کو سب وشتم کرنا فسق ہے۔ اسے امام احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور حاکم نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے طبرانی نے کبیر میں ان سے اور حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالٰی عنہ سے اور حضرت عمرو

---

[1] غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی فصل فی الامامۃ الخ مطبوعہ سہیل اکیڈمی لاہور ص ۵۱۳

[2] صحیح البخاری کتاب الادب باب ماینھی عن السباب واللعن ۔ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۸۹۳

صحیح مسلم باب بیان قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم سباب المسلم فسوق الخ ۔ ۔ ۔ ۱/ ۵۸

مسند احمد بن حنبل از مسند عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ مطبوعہ دار الفکر بیروت ۱/ ۳۸۵، ۴۱۱، ۴۳۳

معجم الکبیر مروی از عمرو بن نعمان بن مقرن ۔ مکتبہ فیصلیہ بیروت ۱۷/ ۳۹

بن النعمن بن مقرن وابن ماجة[۲۹] وعن ابی هریرة وعن سعد[۳۰] بن ابی وقاص والدارقطنی[۳۱] فی الافراد عن جابر بن عبد الله رضی الله تعالٰی عنهم اجمعین۔

بن نعمان بن مقرن سے ابن ماجہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالٰی عنہ سے دارقطنی نے افراد میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین سے روایت کیا ہے (ت)

فسق دوم طعن علماء۔ طبرانی کبیر میں بسند حسن ابوامامہ[۳۲] رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ثلثة لایستخف بحقهم الا منافق ذوالشیبة فی الاسلام وذوالعلم وامام مقسط[۱]۔

تین شخص ہیں جن کی تحقیر نہ کرے گا مگر منافق، ایک وہ جسے اسلام میں بڑھاپا آیا، دوسرا ذی علم، تیسرا امام عادل۔

احمد[۳۳] بسند حسن واللفظ لہ اور طبرانی وحاکم عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لیس من امتی من لم یجل کبیرنا ویرحم صغیرنا ویعرف لعالمنا[۲]۔

میری اُمت سے نہیں جو مسلمانوں کے بڑے کی تعظیم اور ان کے چھوٹے پر رحم نہ کرے اور عالم کا حق نہ پہچانے۔

مسند الفردوس[۳۴] میں حضرت ابوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے حضور پُرنور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

العالم سلطان الله فی الارض فمن وقع فیه فقد هلك[۳]۔ والعیاذ باللہ تعالٰی

عالم اللہ کی سلطنت ہے اس کی زمین میں، تو جو اس کی شان میں گستاخی کرے ہلاک ہوجائے۔

فسق سوم عداوت عامہ اہلِ عرب وحجاز انھیں جو تعصب اُن کے ساتھ ہے یہی خوب جانتے ہیں،

قد بدت البغضاء من افواههم وما تخفی صدورهم اکبر[۴]۔

بَیر ان کی باتوں سے جھلک اٹھا وہ (غیظ وعناد) جو سینوں میں چھپائے ہیں، وہ بڑا ہے۔ (ت)

اور اس کی وجہ مخالفت مذہبی کے علاوہ بار بار بتکرار علمائے عرب کے فتاوے ان کی تضلیل وتذلیل میں آنا اور بکرات ومرات ان کے ہم مذہبوں کا وہاں ذلتیں اور سزائیں پانا جس کی حکایات خواص وعوام میں مشہور۔

---

[۱] المعجم الکبیر مروی از ابوامامہ باہلی مطبوعہ المکتبۃ الفیصلیہ بیروت ۸/ ۲۳۸

[۲] مسند احمد بن حنبل حدیث عبادہ بن الصامت مطبوعہ دار الفکر بیروت ۵/ ۳۲۳

[۳] کنز العمال بحوالہ مسند الفردوس عن ابی ذر حدیث ۲۸۶۷۳ کتاب العلم مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت ۱۰/ ۱۳۴

[۴] القرآن ۳/ ۱۱۸